

نظام اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی اکل الضبع کفتار (جُو) کھانے کا بیان

حدثنا احمد بن منيع : حدثنا اسماعيل بن ابراهيم حدثنا ابن جريج عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابن ابي عمار قال : قلت لجابر الضبع أصيدى ؟ قال نعم . قلت أكلها ؟ قال نعم . قلت أقاله رسول الله ﷺ ؟ قال نعم هذا حديث حسن صحيح .

ترجمہ : احمد بن منيع اسماعيل بن ابراهيم سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن جريج سے اور وہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر اور وہ ابن ابی عمار سے روایت کرتے ہیں آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کفتار (جُو) کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسکو شکار کر سکتا ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے کہا کیا میں اس کو کھا سکتا ہوں؟ تو آپؐ نے جواب دیا ہاں۔ پھر میں نے عرض کی کہ کیا یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا ولم يروا باسباب اكل الضبع وهو قول احمد واسحاق وروى عن النبي ﷺ حديث في كراهية اكل الضبع وليس اسناد بالقوى وقد كره بعض اهل العلم اكل الضبع وهو قول ابن مبارك قال يحيى بن القطان وروى جرير بن حازم هذا الحديث عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابن ابي عمار عن جابر عن عمر قوله وحديث ابن جريج اصح

ترجمہ : بعض اہل علم مثلاً امام احمد، امام اسحاق وغیرہ اس کی طرف سے گئے ہیں کہ کفتار کے کھانے میں کوئی

حرج نہیں اور رسول اللہ ﷺ سے بھی کفتار کے کھانے کے بارے میں کراہیت منقول ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں اس لئے بعض اہل علم مثلاً عبداللہ بن مبارک وغیرہ نے کفتار کے کھانے کو مکروہ کہا ہے۔ امام یحییٰ بن قطن فرماتے ہیں کہ جریر بن حازم نے یہ روایت عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انہوں نے ابن ابی عمار اور انہوں نے حضرت جابرؓ اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کی ہے۔ لیکن ابن جریر کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

حدثنا هناد حدثنا ابو معاوية عن اسماعيل بن مسلم عن عبدالكريم ابى امية عن حبان بن جزء عن اخيه خزيمة بن جزء قال سالت رسول الله ﷺ عن اكل الضبع قال او يأكل الضبع احد؟ وسالته عن اكل الذئب قال ويأكل الذئب احد فيه خير۔

هذا حديث ليس اسناده بالقوى لا نعرفه الا من حديث اسماعيل بن مسلم عن عبدالكريم ابى امية وقد تكلم بعض اهل الحديث فى اسماعيل وعبدالكريم ابى امية وهو عبدالكريم بن قيس هو ابن ابى المخارق وعبدالكريم بن مالك الجزرى ثقة۔

ترجمہ: ہناد ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسماعیل بن مسلم سے اور وہ عبدالکریم ابو امیہ سے اور وہ حبان بن جزء سے اور وہ اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے، آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کفتار بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے آپؐ سے بھیڑیے کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کیا بھیڑیا بھی کوئی نیک اور پاک باز آدمی کھاتا ہے۔ اس حدیث کی سند بے کار ہے، ہم اسکو صرف اسماعیل بن مسلم عن عبدالکریم ابی امیہ کی سند ہی سے جانتے ہیں۔

جبکہ بعض ائمہ حدیث نے اسماعیل اور عبدالکریم ابو امیہ کے بارے میں کلام کیا ہے، عبدالکریم سے مراد عبدالکریم بن قیس ہے۔ جو ابو المحارق کا بیٹا ہے اور عبدالکریم بن مالک الجزری ثقہ ہے۔

ضب کے بعد ضبع کا حکم بیان کرتے ہیں ضبع ایک معروف حیوان ہے اس کو پشتوں میں کوگ اور گھور گنج کہتے ہیں اور اردو میں جو اور قاری میں کفتار کہا جاتا ہے اس کا استعمال اسم جنس کی طرح ہوتا ہے اگرچہ زر کے لئے ضبعان جس کی جمع ضبا عین آتی ہے جیسے سر حان جس کی جمع سرا حین ہے اور مادہ کے لئے ضبعاء جس کی جمع ضبعانات آتی ہے اور ضباع دونوں کی جمع کے لئے مشترکہ طور پر مستعمل ہوتا ہے اس کی تصغیر اضبع آتی ہے۔

لغوی لطیفہ:

(۱) علامہ دمیریؒ نے حیات الحيوان میں ایک عجیب لغوی لطیفہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ ضبع مذکر کا شنیہ ضبعان سے نہیں آتا اس لئے کہ اگر ہم شنیہ بنائیں گے تو ایک الف زائد کا ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں اور ضبع مؤنث یعنی ضبعانہ شنیہ ضبعان کے وزن پر آئے گا۔

ضیغ چھوٹی بحری کی جسامت کا ہوتا ہے گندی چیز ہے اور مردار کھاتا ہے، حتیٰ کہ قبروں سے مردوں کو نکال کر کھاتا ہے اور اس خصلت میں زیادہ مشہور ہے اس لئے کہ اس کو انسانی گوشت بہت زیادہ پسند ہے۔
طبی فوائد :- علامہ دیرمی نے حیات الحيوان میں حیوانات کے دیگر احاث کے علاوہ انکے طبی فوائد پر بھی کافی بحث کی ہے بہت عمدہ کتاب ہے طلباء اور علماء کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کریں۔

انہوں نے ضیغ (کفتار) کے بھی مختلف طبی فوائد بیان کئے ہیں۔

- (۱) اگر کوئی شخص کفتار (جَوّ) کی چمٹی کو اپنے جسم پر مل لے تو وہ کتوں سے محفوظ ہوگا۔
- (۲) اگر اسکے پتے کو خشک کر کے اس سے سرمہ بنایا جائے اور اس کو آنکھوں میں استعمال کیا جائے تو آنکھوں کے دھند اور پانی آنے میں مفید ہے۔
- (۳) اور اس کے استعمال سے آنکھ روشن ہو جاتی ہے۔
- (۴) اور اگر اس کے پتے کو آدھا درہم کی مقدار نصف درہم شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے تو سر اور آنکھوں کی تمام بیماری ختم ہو جائے گی۔
- (۵) اور اگر شہد کیساتھ ملا کر آنکھوں میں استعمال کیا جائے تو آنکھوں میں خوبصورتی اور چلا پیدا ہوتی ہے۔
- (۶) جَوّ کے سرین کے قریب داعی ران کے بالوں کا زیون کے تیل کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے زخم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

فقہی اختلاف :- جَوّ کھانے کا مسئلہ بھی علماء کے ہاں مختلف فیہ ہے امام احمد بن حنبل امام شافعی امام اسحاق وغیرہ جَوّ کھانے کو حلال اور جائز کہتے ہیں جبکہ امام ابو حنیفہ امام سفیان الثوری اور مالک اسکو مکروہ کہتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن مسیب سے بھی ہے۔

ملا علی قاریؒ نے کہا ہے کہ احناف کے ہاں جَوّ کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

حدیث بالا سے امام احمد اور امام شافعیؒ استدلال کرتے ہیں کہ ضیغ کا کھانا جائز ہے۔ صاحب کتاب پہلے امام احمد کی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ ابن ابی عمار کی روایت ہے : اَصِيدْ هِيَ ؟ کہ ضیغ صید ہے یا نہیں۔ کہ اگر جنگل میں ضیغ سامنے آئے اور کوئی شخص احرام میں ہو اور حالت احرام میں جب حاجی کسی چیز کو شکار کرے تو اس کے ذمہ کفارہ لازم ہے جزاء مثل ما قتل من النعم الاية جانوروں میں سے جو جانور شکار کرے تو اس کے مثل جزا دینا لازم ہے تو اگر حاجی اسکو شکار کرے اس پر کفارہ لازم آئے گا یعنی تو کیا یہ شکار میں داخل ہے یا نہیں؟ قال نعم: پھر پوچھا کہ اسکا کھانا جائز ہے۔ قال نعم کہ اس کا کھانا جائز ہے تو گویا آپؐ نے اجتہاد کر کے اس کے کھانے کا بیان کیا ہے کہ شکار کھانے کے لئے کیا جاتا ہے اور ضیغ شکار ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ قلت

اقالہ رسول اللہ ﷺ تو میں نے پوچھا کہ کیا یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟ تو حضرت نے فرمایا نعم تو جب شکار ہے تو اسکی جنایت دینا بھی ضروری ہے اور اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ یہ امام احمد کی دلیل ہے۔

بعض شراحِ ترمذی نے اس باب کی حدیث کے علاوہ سعد بن ابی وقاص کا عمل بھی نقل کیا ہے کہ انہ کان یا کل الضبع کہ آپ جو کھاتے تھے۔ اسی طرح عبداللہ بن عباس سے جو کے گوشت کی بابت مروی ہے۔

الجواب : امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبہم ہے اور اس میں اشتباہ بھی ہے اگر صحیح بھی ہے تو دوسرے روایات کلیہ کو دیکھنا ضروری ہے۔ کہ نخی عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیور

تو اس میں سبوعیت ہے۔ دوسرا قرآن میں آتا ہے کہ ویحرم علیکم الخبث: وہ بھی کلیہ ہے کہ تمام خبیث حرام ہیں۔ اور خبیث وہی ہیں جو خبیث چیزوں کو کھاتے ہوں۔ مردار کھاتے ہوں، مردوں کو قبروں سے نکال کر کھاتے ہوں۔ مرغی وغیرہ بھگا کر کھاتے ہوں اگر انسان اس کا گوشت کھائے تو انسان کے اندر بھی یہ مذموم صفات داخل ہو جائیں گی۔

ابوداؤد اور دوسری کتبوں میں ہے صریح روایات میں نہی عن اکل الضب والضبع آیا ہے تو اس میں کلیہ ممانعت ہے یہ صریحاً قول ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نہی عن اکل الضب والضبع کہ رسول اللہ ﷺ نے ضب اور ضبع (جو) کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی حزیمہ بن جزء کی روایت میں خود ذکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے جو کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ اویا کل الضبع کہ ضبع بھی کوئی کھاتا ہے۔ کیا یہ خوراک کی شے ہے؟ اتنی واضح بات کی روشنی میں اس سے استدلال نہیں ہو سکتا: لہذا یہ استدلال ضعیف ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اقالہ کے الفاظ میں دو احتمالات ہیں اقالہ سے پہلے دو الفاظ ذکر ہو چکے ہیں ایک صید یعنی شکار کا ذکر ہے دوسرا اس کے کھانے کا ذکر ہے اور ہر شکار ماکول بھی نہیں ہوتا یا تو ضمیر شکار کی طرف راجع ہو گا کہ سائل پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا اسکے شکار کی بات آپؐ نے فرمائی ہے اور یا پھر ضمیر اکل کی طرف راجع ہو گا مطلب یہ ہے کہ کیا اس کے کھانے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے تو یہاں پتہ نہیں چلتا کہ سائل کون سی چیز کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ صید کی طرف راجع ہو تو پھر ماکول ہونے کی بات ختم ہو گئی اس لئے کہ ہر صید ماکول نہیں اور اگر اکل کی طرف راجع ہو تو پھر اکل ہونے پر دلالت کرے گا۔ اس میں دونوں احتمال ہیں تو اس میں احتیاط ہے اس لئے ضبع کا کھانا درست نہیں۔

جبکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال جب احتمال پیدا ہو جائے تو استدلال

اگر کوئی کہے کہ یہ شکار ہے اور جب شکار ہے تو اسکا کھانا بھی جائز ہے۔ تو یہ قیاس بھی درست نہیں اس لئے کہ ہر شکار کھایا نہیں جاتا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اکلھا قال نعم کیا میں اس کو کھا سکتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا نعم تو یہ صحابی کا فہم اور اجتہاد ہے۔ انہوں نے اپنے فہم اور اجتہاد سے جو کے ماکول ہونے کا حکم فرمایا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ وغیرہ حضرات فرماتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ میں ایک طرف صحابی کا اپنا اجتہاد ہو دوسری طرف نص صریح ہو تو رسول اللہ ﷺ کا فرمان دلیل قطعی ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہو گا اور صحابی کا قول مرجوح ہو گا۔ اسلئے کہ المجتہد قد یخطئ وقد یصیب کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب کرتا ہے تو یہاں اگرچہ صحابی ہے مگر مجتہد ہے اور مجتہد ہونے کے ناطے سے خطا کر سکتا ہے اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کا صریح قول ہے جو خطا کا احتمال نہیں رکھتا اس لئے وہ رائج ہے

قال یحییٰ بن قطن الخ امام ترمذی اس روایت کے بارے میں یحییٰ بن قطن کے حوالہ سے ذکر کرتے ہیں کہ یہ روایت مرفوع نہیں۔ اس لئے کہ جریر بن حازم نے اس روایت کو عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار عن جابر عن عمر قولہ روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن جریر کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن جریر کی روایت مرفوع ہے اور جریر بن حازم کی روایت مرفوع نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ابن جریر کی روایت کی مطابقت اسماعیل بن امیہ کی روایت سے ہے جو ابن ماجہ میں مذکور ہے جبکہ جریر بن حازم کی کسی نے مطابقت نہیں کی۔

احناف کے دلائل : شوافع اور حنبلہ کے دلائل کے مقابلہ میں احناف تحریم کفتار کے لئے قرآن و سنت کے کلیات اور بعض صریح روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ ایک بار پھر اس کا خلاصہ ذہن نشین کر لیں۔

(۱) قرآن کریم کا کلی حکم ہے کہ وہ یحرم علیکم الخبائث (الایۃ) کہ خبیث اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام قرار دیا ہے۔

خبیث ان اشیاء کو کہا جاتا ہے جو خبیث اور گندی اشیاء کھاتے ہیں مثلاً مردار حیوانات کو کھاتا ہو۔ مردوں کو قبروں سے نکال کر کھاتا ہو ' ایسے حیوانات حیوان کی وجہ سے انسان کے اندر بھی وہ اخلاق خبیثہ انتقال کر جاتے ہیں اور وہ ان صفات کا متحمل ہو جاتا ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ونہی عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیور (الحديث) کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ذی ناب درندے اور ہر پنجوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

جبکہ ضیع (جو) میں سبعت درجہ اعلیٰ پائی جاتی ہے کہ مردوں کو بھی کھاتا ہے۔

(۳) اسی طرح ابو داؤد وغیرہ میں واضح روایات موجود ہیں۔ کہ نہی عن اکل الضب والضبع (الحديث) کہ رسول اللہ ﷺ نے ضب (گوہ) اور کفتار کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴) حضرت علیؓ سے مروی ہے انہ نہی عن اکل الضب والضبع کہ آپؓ نے ضب (گوہ) اور کفتار کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

یہ تمام نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو کاکھانا جائز نہیں۔ جان بن جزء اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت رسول اللہ ﷺ عن اکل الضبع قال او یا کل الضبع احد کیا جو بھی کوئی کھاتا ہے۔ اور وہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے۔

وسالته عن اکل الذئب اور پھر میں نے شیر کے کھانے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو کھانا جائز ہے تو آپؐ نے فرمایا یا کل الذئب احد فیہ خیر جس میں بھی تھوڑی بہت عقل اور فطرت سلیمہ ہو اور اس میں کوئی خیر ہو تو وہ اس کو نہیں کھائے گا۔ اس حدیث سے دونوں کی ممانعت کی گئی۔ لیکن جو کے بارے میں سیاق و سباق اور طرح کا ہے اور ذب کے بارے میں سوال و جواب کی کیفیت الگ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوئی شخص جو بھی کھاتا ہے۔ اس کے کھانے پر تعجب ظاہر کیا۔ تو ذب بھی حرام چیز ہے مگر جو سے اسکو کم تر قرار دیا کہ جس میں بھی کچھ پاکیزگی ہو اور وہ فطرت سلیمہ کا مالک ہو تو وہ نہیں کھائے گا اسلئے کہ وہ شیر سے بہت زیادہ گنداجانور ہے وہ تو مردوں تک کو کھا جاتا ہے اور شیر کے کھانے کے بارے میں جب پوچھا گیا تو اس کا جواب یہ نسبت اول کے کچھ سہل تھا کہ جس میں فطرت سلیمہ اور پاکیزگی اور خیر ہو تو وہ شیر کو نہیں کھائے گا ورنہ شیر کھانا جو کھانے سے بہتر ہے اس لئے کہ شیر اگرچہ حیوان مفترس ہے مگر وہ پھر بھی زندہ شکار پکڑ کر کھاتا ہے۔ گندی اور مردار اشیاء کو نہیں کھاتا اگر اس میں حرمت آئی بھی تو وہ سبعیت (درندگی) کی وجہ سے آئی ہے۔ ورنہ اگر ظاہری طور پر دیکھا جائے تو اسکے گوشت میں اتنی زیادہ گندگی نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ تازہ تازہ گوشت کھاتا ہے، جنگل میں ہرن اور دوسرے زندہ حیوانات کا شکار کرتا ہے خلاف جو کے وہ ہر قسم کی گندگیوں کو کھاتا ہے تو گویا کہ جو کے کھانے کی حرمت پر اجماع ہے۔ اور ذب تو اسکے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ نے استہمام انکاری کی کیفیت اختیار کی اور او یا کل الذئب احد فیہ خیر کہ جس میں کوئی خیر ہو کیا وہ شیر کو کھاتا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جس میں خیر ہو وہ شیر کو نہیں کھائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی اس طرز اور انداز کلام نے ثابت کر دیا کہ ضح حلال نہیں بلکہ اس کی زیادہ قباحت میان کی۔

اس روایت کو امام ترمذی نے اسی باب میں ذکر کیا ہے۔ مگر اولاً اس کے بارے میں فرما چکے ہیں اور اس کے مقابل حنابلہ کی روایت کو ترجیح دیتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی بھی جو کھانے کے چائل ہیں

اور روایت کی تضعیف کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ ہذا حدیث اسنادہ لیس بالقوی اس روایت کی سند قوی نہیں ہے۔ امام ترمذی اس عبارت سے حنفیہ کے متدل کو ضعیف کرنا چاہتے ہیں

قد تکلم بعض اہل الحدیث :

یہاں اہل حدیث سے معروف غیر مقلد مراد نہیں بلکہ اہل حدیث سے مراد وہ ائمہ کرام ہیں جن کو رجال کا علم (جو عظیم الشان علم ہے اس کے ذریعے احادیث کو پرکھا جاتا ہے) حاصل ہوا اس حدیث کو ابو معاویہ نے اسماعیل بن مسلم اور انہوں نے عبدالکریم ابو امیہ سے روایت کیا ہے مگر بعض ائمہ جرح و تعدیل نے اسماعیل بن مسلم اور عبدالکریم پر کلام کیا ہے اور عبدالکریم سے مراد عبدالکریم بن قیس ہے جو ضعیف ہے اس کے علاوہ عبدالکریم بن مالک الجزری بھی ہے اور وہ ثقہ ہے۔

الجواب :- ہم کہتے ہیں کہ کس پر کلام نہیں ہوا ہے اور کون کلام سے بچ سکا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں راوی قوی ہیں اس لئے کہ بعض ائمہ جرح کی تضعیف سب ائمہ کی تضعیف نہیں ہو سکی اور نہ اس سے حدیث کو ناقابل استدلال بنانا صحیح ہے ورنہ پھر تو احادیث مبارکہ کا ایک بڑا ذخیرہ ختم ہو جائے گا ذخیرہ احادیث میں بہت کم روایات ایسی ہیں جن پر سب ائمہ جرح و تعدیل متفق ہیں۔ امام ترمذی کے اس اصول سے تو امام ترمذی کے خود بھی کافی متدلات ختم اور ساقط ہو جائیں گے اس لئے کہ بعض ائمہ نے ان کے متدل احادیث کی تضعیف کی ہے اسی طرح صحیح بخاری کی بھی بعض روایات ایسی ہیں جن پر ائمہ نے جرح کی ہے خود امام بخاری اور امام ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ کرام جن کی امامت مسلمہ ہے پر جرح ہو چکی ہے تو جب دوسری طرف امت کے مقتدر ائمہ ان کی تعدیل کرتے ہیں تو اگر ایک دو آدمی ان کی تضعیف کر بھی جائیں تو اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ورنہ پھر تو اس صول سے احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ ساقط ہو جائے۔

عبدالکریم بن قیس الخ:

امام ترمذی روایت کو خواجہ ضعیف کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ عبدالکریم نامی راوی دو ہیں ایک عبدالکریم بن قیس ہے جو ضعیف ہے اور دوسرا عبدالکریم بن مالک الجزری ہے جو ثقہ ہے کہیں عبدالکریم سے تم عبدالکریم بن مالک مراد نہ لے لو۔

ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اسکے ہاں ایک قوی اور دوسرا ضعیف ہو گا مگر ہمارے ہاں دونوں قوی ہیں۔ ملا علی قاری امام ترمذی کے قول کے جواب میں فرماتے ہیں کہ امام حسن بصری نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور جو اجتہاد کا استدلال بن جائے تو وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت نفس الامر میں صحیح ہے اگرچہ سند کی وجہ سے ضعیف ہے۔

باب ماجاء فی الاکل فی انیہ الکفار کفار کے برتنوں میں کھانا

حدثنا زید بن اخزم الطائی ' حدثنا سلم بن قتیبة ' حدثنا شعبه عن ایوب عن ابی قلابه عن ابی ثعلبة قال سئل رسول الله ﷺ عن قدور المجوس قال انقوها غسلها واطبخوا فيها ونهی عن کل سبع ذی ناب هذا حدیث مشہور من حدیث ابی ثعلبة وروی عنه من غیر هذا الوجه ' وابو ثعلبة اسمہ جرثوم ويقال جرهم ويقال ناشب قد ذکر هذا الحدیث عن ابی قلابه عن ابی اسماء الرجبی عن ابی ثعلبة .

ترجمہ : زید بن اخزم الطائی فرماتے ہیں کہ ہم سے سلم بن قتیبة نے روایت کی اور وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے شعبہ نے روایت کی اور انہوں نے ایوب سے اور انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے ابو ثعلبہ سے انہوں نے حضور ﷺ سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انکو دھو لو اور پھر ان میں پکا لو اور آپ ﷺ نے ہر درندے سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور آپ سے بہت سارے اشخاص نے اسی طرح روایت کی ہے اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انکو جرہم بھی کہا جاتا ہے اور انکو ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ اور اس روایت کو عن ابی قلابه عن ابی اسماء الراحبی عن ابی ثعلبة کی سند سے ذکر کیا گیا ہے۔

حدثنا علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی ' حدثنا عبید اللہ بن محمد العیسیٰ حدثنا حماد بن سلمة عن ایوب و قتادة عن ابی قلابه عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبة الخشنی انه قال : یا رسول الله انا بارض اهل کتاب فنتطبخ فی قدورهم و نشرب فی آنیتهم فقال رسول الله ﷺ ' ان لم تجدوا غیرہا فارضوها بالماء ثم قال یا رسول الله ﷺ انا بارض صید فکیف نضعہ ؟ قال اذا ارسلت کلبک المکلب و ذكرت اسم الله فقتل فکل وان کان غیر مکلب فذکی فکل واذارمیت بسهمک و ذكرت اسم الله فقتل فکل۔ هذا حدیث حسن صحیح ۔

ترجمہ : ہمیں علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی نے روایت کی اور انہوں نے عبید اللہ بن محمد العیسیٰ سے اور انہوں نے حماد بن سلمہ سے اور انہوں نے ایوب اور قتادہ سے اور انہوں نے ابو اسماء الراحبی سے اور انہوں نے ابو ثعلبہ الخشنی سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اہل کتاب کے برتنوں میں کھانا کھانے کی روایت کی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اہل کتاب کی زمین میں

ہوتے ہیں پس ہم ان کے برتنوں میں پکاتے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ پاؤ تو پانی کے ساتھ دھو لو۔ پھر آپؐ نے عرض کیا کہ ہم کبھی شکار کی زمین میں ہوتے ہیں تو ہم کیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنے تعلیم یافتہ کتے کو چھوڑ دیا اور اس پر اللہ کا نام لیا اور پھر اس نے شکار کو قتل کیا تو اسکو کھالو اور اگر کتا غیر تعلیم یافتہ ہو اور شکار کو زح کیا گیا تو اس کو کھالو اور جب تم نے تیر چلایا اور اس پر اللہ کا نام لیا اور اس سے شکار مر گیا تو اس کو کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عن ابی ثعلبۃ قال سئل رسول اللہ ﷺ عن قدور المجوس: رسول اللہ سے مجوس کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس میں کھانا کھانا کیسا ہے۔

قدور :-

قدور کی جمع ہے بڑے برتن، ہانڈی کو کہا جاتا ہے۔ قدوری جو فقہ کی کتاب کا نام ہے اس لئے ہے کہ مصنف برتن فروخت کرتے تھے۔ اور خصوصیت سے قدور بڑی بڑی دیگوں کو کہا جاتا ہے جن میں پلاؤ وغیرہ پکایا جاتا ہے تو جب ان بڑے برتنوں کا حکم معلوم ہوا تو چھوٹے چھوٹے برتن، پلیٹ، پیچ گلاس و جگ وغیرہ کا حکم بدرجہ اولیٰ معلوم ہے۔

مجوس :-

مجوس کفار میں ایک بڑا خبیث گروہ ہے یہ اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں مگر ہمارے نزدیک وہ اہل کتاب نہیں ان کی طرف کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ہے۔ ان کے نزدیک ماں، بہن اور بیٹی سے نکاح حلال ہے۔ ان میں حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ یہ لوگ غلط ترین کفار ہیں جب ترجمۃ الباب سے انکا حکم معلوم ہوا تو دوسرے کفار کا حکم خود بخود بدرجہ اولیٰ معلوم ہوا۔ انقوہا عنسلا یعنی انکو صاف کرو نفی ینفی صاف کرنا، کل نفی نفی فہو آئی (الحديث) ہر پاک اور صاف متقی شخص میرا اہل ہے۔ ونہی عن کل سبع ذی ناب ہم جو بار بار درس میں کہتے ہیں کہ حکم کلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کلیہ کو ہر جگہ فرماتے ہیں۔

سبع کے کہتے ہیں المفترس من الحيوان جو حیوان افتراس یعنی چیر پھاڑ کرتا ہو جیسے اسد (شیر) منطق کی کتابوں میں تم لوگ پڑھ چکے ہو اسد کی حقیقت حیوان مفترس ہے۔ جس جانور میں افتراس اور اختلاف پایا جاتا ہو تو سبع ہے اس لئے اس میں فیل (ہاتھی) قرودہ (لومڑی) اسد (شیر) ذنب (بھیریا) نمر (چیتا) وغیرہ ان تمام جانوروں میں افتراس بھی ہے اور ذی ناب بھی۔

ابن سینا کا قول :- اللہ تعالیٰ نے بعض حیوانات کو سینگ دیئے ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور بعض حیوانات کو ایناب دیئے ہیں اس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ ابن سینا کہتے ہیں کہ جن حیوانات کے

قرن (سینگ) ہوتے ہیں تو ان کے انیاب نہیں ہوتے اور جن کے انیاب ہوتے ہیں ان کے سینگ نہیں ہوتے۔
 ناب ان خاص دانتوں کو کہا جاتا ہے جو رباعیات سے پیچھے ہوں پشتوں میں ان کو ”پسی غانخ“ کہا جاتا ہے۔
 اس لئے کہ ان دانتوں کی نوک ہوتی ہے کتے کے دانت کی طرح۔ اسلئے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ہر وہ حیوان جو
 مفترس ہو اور وہ گوشت کھاتا ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں البتہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں سب سے اسے کہا جاتا ہے کہ جو صرف
 انسان پر حملہ آور ہوتا ہو۔ اس لئے آپؐ اس حکم سے دو تین اشیاء کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں جیسے ضبع، ثعلب، غضب
 وغیرہ کہ ان حیوانات کا کھانا جائز ہے مگر امام ابو حنیفہؒ ان کو بھی حرمت میں شامل کرتے ہیں اسلئے کہ ان میں
 اکثر اس بھی موجود ہے اور زندہ جانور کا گوشت بھی کچا کھاتے ہیں۔ جو سبعیت کی علامت ہے اور سب سے کھانے سے
 رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ عن ابی قلابہ عن ابی ثعلبہ

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ابو قلابہ کی ملاقات ابو ثعلبہ سے نہیں ہوئی ہے اور اس روایت کی سند منقطع
 ہے اسلئے امام ترمذیؒ آگے سند کی تفصیل ذکر کرتے ہیں کہ دیگر اسناد میں ابو ثعلبہ اور ابو قلابہ کے درمیان ابو اسماء
 الرحبی ہے جو یہاں ذکر نہیں۔ اسلئے فرماتے ہیں وقد ذکر هذا الحديث عن ابی قلابہ عن ابی اسماء
 الرحبی عن ابی ثعلبہ یہ روایت ابو قلابہ سے مروی ہے اور انہوں نے ابو اسماء الرحبی اور انہوں نے ابو ثعلبہ
 سے روایت کی ہے۔ هذا حديث مشهور من حديث ابی ثعلبہ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی حدیث سے مشہور ہے
 -وابو ثعلبہ اسمہ جرثوم و یقال جرهم امام ترمذیؒ ابو ثعلبہ کا تعارف کراتے ہیں کہ ابو ثعلبہ کون ہے تو
 اس کا نام جرثوم ہے مگر انہیں جرهم بھی کہا جاتا ہے۔ انا بارض اہل الکتاب فنطبخ فی قدورهم و نشرب
 فی آئینتهم الخ کہ اہم اہل کتاب کی زمین میں ہوتے ہیں۔

امام بخاری کا ترجمہ الباب کے اثبات پر اعتراض :- امام بخاریؒ نے مجوس کے برتنوں کا حکم بیان کرنے کیلئے
 اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

اعتراض : یہاں امام بخاریؒ پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ مجوس تو اہل کتاب نہیں پھر امام بخاریؒ نے اہل کتاب والی
 روایت کیسے بطور استدلال پیش کی ہے۔

الجواب :

(۱) تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں اس لئے ان کے اعتقاد کے مطابق
 اہل کتاب کے ظروف کا حکم والی روایت ذکر فرمائی۔

(۲) یا یہ کہ مجوس کے ظروف کا حکم اہل کتاب کے ظروف کے حکم پر قیاس کرو۔

(۳) یا امام بخاریؒ ان کو اہل کتاب مانتے ہیں اس لئے اہل کتاب والی روایت کو ترجمہ الباب کے اثبات کیلئے

ذکر کیا۔ نطبخ فی قدورہم ہم انکے برتنوں میں پکاتے ہیں و نشرب فی آئینہم اور انکے برتنوں میں پیتے ہیں۔ فقال رسول اللہ ﷺ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فان لم تجدوا غیرہا بہتر تو یہ ہے صاف اور پاکیزہ برتن کو استعمال کرو لیکن اگر تم اس کے علاوہ برتن نہیں پاتے ہو۔ فارحوضوا بالماء: رخص یرخص باب نصر سے دھونے کے معنی ہیں۔ فارحوضوا ای فاغسلوها مطلب یہ ہے کہ جو برتن اور اہل کتاب کے برتنوں کو زیادہ مانجھنے کی ضرورت نہیں غسل خیف کافی ہے، رخص صرف گیلانے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ متنی میں ہے فصیبہا الرخصاء تو پھر اس مجبوری کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہے لیکن ان کو دھو کر برتنوں کو نجاست سے پاک کر دو۔ مگر صرف شک کی بناء پر اس کو ناپاک نہ سمجھو اور نہ خواہ خواہ اس میں شک پیدا کرو اور شک کی وجہ سے اس کو نجس مت سمجھو جب تک یقین نہ ہو۔

غیر ملکی کپڑوں وغیرہ کا حکم: یہی حکم دیگر اشیاء کا ہے مثلاً لنڈ بازار میں یورپ اور برطانیہ وغیرہ ممالک سے مستعمل کپڑے آتے ہیں اور اکثر لوگ اس کو خرید کر استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہی حکم ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کیا جائے تاکہ شراب اور پیشاب وغیرہ نجاست کے احتمالات ختم ہو جائیں۔ مگر یہ حکم تب ہے جب انسان کو یقین ہو اس پر شراب و پیشاب وغیرہ کے قطرات گر چکے ہوں گے۔ ورنہ بصورت دیگر دھونا مستحب ہے۔ لازمی نہیں لیکن جہاں یقین نہ ہو تو صرف شک کی بناء پر کسی چیز کو نجس نہیں کہنا چاہیے۔ مثلاً تمہیں نیا لباس اور نیا کوٹ باہر ممالک کا مل جائے تو اس کو بغیر دھوئے استعمال کریں اس میں شک پیدا نہ کرو رسول اللہ ﷺ کے پاس غیر مسلموں (روم، فارس) کی طرف سے کچھ تحفے آئے اسمیں ایک عدد جبہ بھی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر زیب تن کیا۔

حضرت عمرؓ ایک صحرا میں گئے تو وہاں ایک تالاب کے پانی سے وضو بھی فرمایا اور نوش بھی کیا انہوں نے کوئی شک نہیں کیا کہ اس تالاب سے گدھوں اور دیگر حیوانات نے پانی پیا ہو گا اس لئے خوا خواہ شک نہیں پیدا کرنا چاہیے۔ ہاں اگر تم نے دیکھ لیا تو ٹھیک ہے۔ اس لئے کہ شریعت مقدسہ آسانی لاتی ہے آپ کا ارشاد ہے یسروا ولا تعسروا، آسانی کرو سختی نہ کرو۔ یہاں بھی شریعت آسانی لاتی ہے کہ اس کو صرف کھنگالنا ہے بار بار دھونا اور اس کو مانجھنا نہیں ہے۔ ثم قال یا رسول اللہ کنا بارض صید یہاں صحابی (راوی) دوسرے مسئلے کے بارے میں معلومات کرنا چاہتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ہم شکار کے لئے شکار گاہ جاتے ہیں وہاں تو چاقو، چھری نہیں ہوتی اور شکار بغیر ان اشیاء کے کرتے ہیں فکیف نصنع ہم شکار کیسے کریں تو آپؐ نے فرمایا اذا رسلت کلبک المکلب اگر تم نے سدھایا ہو اکٹا شکار پر چھوڑ دیا۔ کیا تم نے شکار کے لئے کوئی کتاباز عقاب یا دوسرے حیوانات میں سے کسی حیوان کو ملا ہے اور اس کی تربیت کی ہے اس کو شکار کی تعلیم دی ہے اسکو

معلم بنایا ہے؟

شکاری کتے کیلئے شرائط: کتے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک کلب معلم اور دوسرا کلب غفور۔ کلب غفور اس کتے کو کہا جاتا ہے جو طبعاً کسی چیز کو چیرتا پھاڑتا ہو۔ اور کلب معلم اسکو کہا جاتا ہے کہ اس کو شکار کھیلنے کی تعلیم دی گئی ہو۔ فقہا زہد نے کلب معلم کے لئے چند شرائط ذکر کر دی ہیں۔

(۱) کتا یا باز وغیرہ تعلیم یافتہ ہو کہ وہ شکار پکڑ کر تمہارے پاس لے آئے خود اس کو نہ کھائے۔

(۲) شکاری اپنے ارادے سے کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑ دے وہ از خود شکار کے پیچھے نہ جائے۔

(۳) شکاری کتا خود شکار کو نہ کھائے بلکہ تمہارے لئے پکڑے۔

(۴) کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ (اللہ کا نام) لیا گیا ہو۔

(۵) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پانچویں شرط بھی ضروری ہے کہ کتا شکار کو زخمی بھی نہ کرے۔

آپ اس شرط کے لئے جو ارجح الکلمین سے استدلال کرتے ہیں۔

کلب معلم کی علامت: کلب معلم کی علامت یہ ہے کہ کم از کم تین بار اس کو شکار کے پیچھے چھوڑا جائے۔ اور اگر راستے ہی میں اس کو واپسی کیلئے آواز دی جائے اور وہ واپس آئے تو اب یہ کتا معیار پر پورا اترے گا اور اس کو کلب معلم کہا جائے گا۔ واذنا ارسلت جب تم نے اپنے تعلیم یافتہ کتے کو شکار کیلئے اللہ کا نام لے کر چھوڑا اور اس کتے نے شکار کو ہلاک کر دیا تو اس کا کھانا حرام نہیں۔ وان کان غیر مکلب اور اگر کتا تعلیم یافتہ نہ ہو اور اس نے کسی شکار کو پکڑا اور تم نے اس کے منہ سے زبردستی چھین لیا تو اب اگر وہ شکار زندہ ہے تو فذکی پس اس کو شرعی طریقے سے ذبح کرو اور اس کو کھاؤ اور اگر اس شکار کو وہ ہلاک کرے چاہے اس سے کھائے یا نہ کھائے تو وہ حرام ہے اس کا کھانا جائز نہیں۔ واذنا رمیت بسهمک اور جب تم شکار کے پیچھے تیر پھینکو تیر میں یہ شرط ہے کہ وہ خود جارج ہو دھار والا ہو۔

مذوق کی گولی کا شکار:- اگر وہ چیز خود جارج نہ ہو تو اس کا کیا ہوا شکار حلال نہیں جیسے آج کل بدوق کی گولی سے مارا ہوا شکار، شرعیہ شکار حلال نہیں۔ اگرچہ بعض حضرات مثلاً علماء مصر نے اس کو حلال قرار دیا ہے اس قسم کی باتیں کرنا لاطعی اور فقہ سے عدم تعلق کی دلیل ہے۔ ہمارے اکابرین علماء دیوبند مثلاً مفتی کفایت اللہ، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع، مفتی عزیز الرحمن، اور دیگر حضرات کی رائے یہ ہے کہ چونکہ بدوق کی گولی خود جارج نہیں بلکہ اس کی جارج بارود کے زور سے ہوتا ہے اس لئے اس سے کیا گیا شکار حرام ہے اور قدیم فقہا کرام نے بھی بدوق سے قتل شدہ شکار کی حرمت کی تصریح کی ہے۔ لیکن جو چیز خود جارج ہو اور اس پر پھینکتے وقت اللہ کا